صمصامِ حدید

بر کولی بے قید عدو تقلید

۱۳۰۵ھ

از افادات

علیہ الرحمہ

اعلیٰ حضرت مجدد امام احمد رضا

ALAHAZRAT NETWORK
اعلحضرت نیٹ ورک
www.alahazratnetwork.org

ALAHAZRAT NETWORK
اعلحضرت نیٹ ورک
www.alahazratnetwork.org

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

تقلید ائمہ اربعہ رضی اللہ عنہم کے ثبوت میں بجواب غیر مقلد نظیر محمد خاں کا مختصر رسالہ

مسمّٰی بنام تاریخی

صمصام حدید

سنہ ۱۳۰۵ھ

بر کولی بے قید عدو تقلید

از افادات

عاشقِ سیّد المرسلین شیخ الاسلام والمسلمین

اعلیٰ حضرت امام اہلسنت مولانا شاہ احمد رضا خاں صاحب

قادری رحمۃ اللہ علیہ

ترتیب۔ مولانا نواب سلطان احمد خاں صاحب مرحوم کے قلم سے

ناشر۔ محمد اسحاق قادری مہتمم مکتبہ اشاعت الاسلام علیگڑھ کالونی کراچی

مشہور آفسٹ پریس کراچی

www.alahazratnetwork.org

عزمِ ناشر

سیدنا اعلیٰ حضرت فاضل بریلوی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ ماضی قریب میں عالمِ اسلام کے وہ مایۂ ناز عالم محدث و فقیہ، مدبر و مفکر گزرے ہیں جن کو اللہ تعالیٰ نے نہ صرف قرآن و حدیث کی تفہیم اور ان سے مسائل کے استنباط و استخراج میں امتیازی مقام عطا فرمایا تھا۔ بلکہ مختلف علوم میں بے پناہ تجدیدی صلاحیتوں سے سرفراز فرمایا تھا۔ آپ کی وفات کو ۶۰ سال گزر چکے ہیں لیکن آپ کے اخلاق و عادات اور ایمان افروز تعلیمات آج بھی طالبانِ علم و تقیٰ اور سالکانِ رشد و ہدیٰ کے لئے مشعلِ راہ ہیں۔ آپ کی علمی قابلیت کا عرب و عجم کے اربابِ علم و فضل نے لوہا مانا۔ اور آپ کو علم کا بادشاہ قرار دیا۔ عرب کے جلیل القدر علماء نے آپ کی خدمت میں ہدیۂ تحسین و تبریک پیش کیا۔ آپ نے پچاس مختلف علوم پر تقریباً ایک ہزار گرانقدر کتابیں تصنیف فرما کر دنیائے علم و فضل سے اپنی تبحر علمی، معنی آفرینی اور نکتہ رسی کا لوہا منوایا۔ آپ کی بہت تصانیف ابھی تک طبع نہ ہو سکیں۔ ہم نے آپ کی چند غیر مطبوعہ اور نایاب تصانیف کو عمدہ طریقے سے چھپوانے کا عزم کر لیا ہے۔ اس عظیم خدمت کو سر انجام دینے کے لئے آپ کے بھرپور تعاون کی ضرورت ہے۔ اس مبارک سلسلہ کی پہلی کڑی **صمصام حدید** پیشِ خدمت ہے۔ اگر مخیر حضرات چند نسخے منگوا کر غرباء و طلباء میں مفت تقسیم فرمائیں تو وہ ان کے لئے باعثِ صدقہ جاریہ ہونگے۔ امید کہ مسلمانوں کا تعاون باعثِ توسیع اشاعت دین ہوگا۔ تاجروں اور مفت تقسیم کرنے والوں کے لئے خاص رعایت رکھی گئی ہے۔

الفقیر محمد اسحاق قادری۔ رمضان المبارک سنہ ۱۴۰۰ھ

www.alahazratnetwork.org

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

حامداً و مصلیاً۔ کیا فرماتے ہیں علمائے دین متین اور مفتیان شرع متین اور کیا فرماتے ہیں جمیع اہل اسلام اس امر میں کہ جو شخص دین اسلام اور مذہب حنفیہ کی کتب کو حقیر جانے اور ذلیل سمجھے یعنی فقہ اور عقائد کو تو اس کے واسطے کیا حکم ہے اور حرمین شریفین کے جمیع علماؤں کو حقیر اور ذلیل سمجھے اور انکی توہین کرے اور چار مصلوں کے شریف کو چھوڑا کہے اور تقلید معینہ کو حرام کہے تو ایسے شخص کے واسطے اور نیز اسکے معاون اور مددگاروں کیواسطے کیا حکم ہے اور نماز اسکے پیچھے پڑھنا درست ہو یا نہیں اور وہ شخص مشرک اور کافر اور منافق ہوا یا نہیں اور اسکی عورت کو طلاق ہوئی یا نہیں اور جن صاحبوں نے کہ وہ بُرے یہ الفاظ کہے ہیں اُنکی گواہیاں عند اللہ ثبت ہیں۔ بینوا و توجروا۔

الجواب

بیشک محقر دین اسلام کافر ملعون ہے اور جو لوگ حضرات مجتہدین رحمہم اللہ تعالیٰ کو اور کتب فقہ کو معاذ اللہ بُرا کہتے ہیں وہ گمراہ ہیں مسلمانوں کو اُنکی صحبت سے پرہیز لازم ہے۔ تقلید ایک مجتہد خاص کی امر ضروری ہے عوام کا تو کیا ذکر ہے اس زمانے کے خواص کو بھی اس سے چارہ نہیں۔

حررہ محمد لطف اللہ عفی عنہ

محمد لطف اللہ ۱۲ ۸۶

www.alahazratnetwork.org

سائل نے یہ دریافت کیا کہ جو شخص دین اسلام کو حقیر جاننے والا کیسا ہے اس کا جواب تو یہی ہے کہ وہ کافر ہے۔ حضرات مجتہدین اور علمائے اُمّتِ محمدیہ کی بھی تحقیر اور توہین کرنے والا اور اُن پر شتم کرنے والا فاسق ہے۔ علمائے حرمین کا محقر بھی ایسا ہی ہے تقلید امام معین کی ضروری ہے عوام الناس کو اس عقیدہ کے ساتھ کہ امام معصوم نہیں ہے شاید اس سے خطا بھی ہوئی ہو اور اس انتظار و اُمیدداری کے ساتھ کہ جس وقت حدیث نبوی صحیح بسند صالح خلاف رائے امام کے ظاہر ہو جاوے گی اور اس سے امام کی رائے کی خطا کھل جائے گی۔ تو فوراً امام کی رائے کو چھوڑ دونگا اور حدیث نبوی کو بالرأس والعین قبول کرونگا اور اس قسم کی تقلید سلف سے ثابت ہے اور اگر معین کی تقلید کو فرض سمجھے اور یہ عقیدہ ہو کہ قیاس امام قطعاً صواب ہے اور اُسمیں مظنہ خطا نہیں ہے اور اس عقیدہ پر ایسا جمود ہوا کہ اب اگر حدیث امام کے قیاس کے خلاف ملے گی تو قیاس کو نہ چھوڑونگا اور حدیث کو رد کرونگا ایسی تقلید حرام ہے اور سلف صالح رحمہم اللہ نے ہرگز ایسی تقلید کو جائز نہیں رکھا اور نہ امام نے اس کو جائز رکھا اور علمائے اُمت نے ایسے ہی لوگوں کو اتخذوا احبارھم ورھبانھم اربابًا من دون اللہ کا مصداق لکھا ہے۔ ہم مسلمان اس کلمہ لا الٰہ الا اللہ محمدٌ رسول اللہ میں دو حکم کی تصدیق کرتے ہیں ایک توحید معبود برحق دوسرے تصدیق محمد رسول اللہ کی بایں طور کہ کوئی شخص رسالت میں اُن کا شریک نہیں ہے پس اگر صفات خداوندی

www.alahazratnetwork.org

میں کسی کو کسی نے شریک مانا تو وہ مشرک فی التوحید ہے اور اگر احکام رسالت میں کسی کو دخیل یا مزاحم سمجھا تو وہ مشرک فی النبوۃ ہے اور قیاس کو بمقابلہ نص کے واجب العمل جان لینے سے صاف ثابت کہ صاحب قیاس کو صاحب شریعت اور صاحب نص کو غیر صاحب شریعت سمجھا ہے اور اس میں تو شرک فی النبوۃ کیا انکارِ نبوت لازم آتا ہے۔ ایسی تقلید سے اللہ بچائے۔ واللہ اعلم وعلمہٗ اتم۔

حررہ محمد اسمٰعیل عفا اللہ عنہ

محمد اسمٰعیل

کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیان شرع متین اور جمیع اہلِ اسلام جناب مولانا لطف اللہ صاحب یا اور حضرات کی جو اس فتوی پر عبارت تحریر ہے اور اسمٰعیل کی عبارت تحریر ہے کون سی صحیح ہے اور کس کی عبارت غلط اور باطل ہے، بینوا بالسند الکتاب واللہ اعلم بالصواب فقط

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اللّٰھم لک الحمد۔ تحریر مولوی محمد لطف اللہ صاحب لطف اللہ بنا وبہ قرین حق وصواب ہے اور تحریر مخالف بوجہ شدت اہمال قابل التفات اہلِ علم نہیں۔ واللہ تعالٰی اعلم۔

کتبہ عبدہٗ المذنب احمد رضا

عفی عنہ بمحمدن المصطفٰی صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم

محمدی سنی حنفی قادری ۱۲۸۱

عبد المصطفٰی احمد رضا خاں

www.alahazratnetwork.org

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الحمد للہ الذی جعل اھل الذکر سادۃ الامۃ والصلاۃ والسلام علی من امرنا بتقلیدھم لانکشاف الغمہ وعلی الہٖ واصحابہ ومجتھدی شرعہ وتبع الائمۃ۔ اٰمین

فقیر سلطان احمد بریلوی عفاعنہ المولی القوی نے مولوی لطف اللہ صاحب کا جواب اور اس کے خلاف مولوی اسمٰعیل صاحب کولی کی تحریر عجاب اور اس تحریر کے رد میں مولوی احسان اللہ صاحب ومولوی عبدالغفار خاں صاحب ومولوی قاسم علی صاحب ومولوی محمد گل صاحب ومولوی عبدالسمیع صاحب ومولوی سید شاہ علی صاحب ومولوی ابوالفاضل صاحب کے کلمات دیکھے فی الواقع مولوی لطف اللہ صاحب کا جواب حق صریح اور مولوی کولی صاحب کی تحریر باطل قبیح ہے۔ اور اگرچہ حضرات مذکورین نے اس کا رد لکھا مگر فقیر کو حضرت عالم محقق فاضل مدقق حبر ماہر بحر زاخر وارث العلم کابراعن کابر حضرت استاذنا وملاذنا جناب مولانا مولوی محمد احمد رضا خاں صاحب محمدی سنی حنفی قادری برکاتی بریلوی مدظلہ العالی کا ارشاد ثابت کرتا ہے کہ وہ تحریر بکمال اہمال قابل التفات اہل علم نہیں لہٰذا مناسب کہ اس کی نسبت بنظر سرسری چند حرف مختصر گذارش کروں فباللہ التوفیق وبہ الوصول الی ذری التحقیق وحسبنا اللہ ونعم الوکیل الاعتصام وعلیہ التعویل۔ قولہ علمائے حرمین کا عقیدہ بھی ایسا ہی ہے

اقول الحمد للہ کہ طائفہ جدیدہ کو بھی حضرات علمائے حرمین طیبین زادھما اللہ شرفاً وکرماً کے ساتھ اتنی عقیدت ہے مگر نہ جانا کہ ان دو لفظوں نے سارے مذہب جدید

www.alahazratnetwork.org

کا خاتمہ کر دیا علمائے حرمین بحمد اللہ تحریراً و تقریراً ان غیر مقلدوں کو ضال مضل مبتدع مبطل فرما چکے اور اسی طرح اکثر مسائل جدیدہ مخترعہ طائفہ کے رد و ابطال میں بارہا ان کے فتاوی آچکے ان صاحبوں اور ان کے پیشواؤں یعنی بانیان مذہب جدید کی نسبت علمائے ممدوحین یہ آیۂ کریمہ سنا چکے "اولٰئک حزب الشیطٰن الا ان حزب الشیطٰن ھم الخٰسرون" جیسے اس اعتبار آئے حرمین محترمین چنداں دور نہیں اب سوال کر کے دیکھئے تو کیا جواب ملتا ہے اور جب یقیناً معلوم کہ وہاں کے علمائے کرام ہمارے موافق اور اس طائفہ کے صریح مخالف تو قطعاً واجب کہ ہمارا مذہب مذہب حق و ہدایت اور مشرب طائفہ اہل ضلالت ہو ورنہ لازم آئے گا کہ ان کے طور پر دیار ہند کے غریب سنیوں کی مانند علمائے حرمین بھی معاذ اللہ مشرک بدعتی کہلائے جائیں اور مشرک بدعتی شرعاً واجب التوہین و مستحق تحقیر پھر ان کا محقر فاسق کیوں ہوتا بلکہ استغفر اللہ قاصد صواب و مستحق ثواب ٹھہرتا و ہذا خلف و بعبارۃ اُخریٰ زباں کوئی صاحب سے یہ کلمۂ حق من حیث لا یدری ایسا نکل گیا جس نے ان کے اقرار سے انھیں فاسق بدعتی ٹھہرا دیا علمائے حرمین دو حال سے خالی نہیں اُن کے نزدیک اہل سنت ہیں یا معاذ اللہ اہل بدعت بر تقدیر اول ارباب طائفہ کہ اُن کے خلاف مذہب رکھتے ہیں اور فتوی لکھتے ہیں بیشک ضال و مضل ہوئے کہ حق کا مخالف نہ ہوگا مگر گمراہ قال اللہ تعالٰی فماذا بعد الحق الا الضلال و بر تقدیر ثانی جب کہ کوئی صاحب اہل بدعت کی توہین اور تحقیر کو موجب فسق جانا تو لاجرم ان کی تعظیم و توقیر کو واجب

www.alahazratnetwork.org

مانا اور حدیث میں ہے من وقر صاحب بدعة فقد اعان علی ھدم الاسلام جس نے کسی بدعتی کی توقیر کی اس نے دین اسلام کے ڈھانے پر مدد دی اخرجه الطبرانی فی الکبیر عن عبد اللہ بن بسر رضی اللہ تعالٰی عنه والبیھقی فی الشعب عن ابراھیم بن میسرہ مرسلاً تو آپ باقرار خود بدخواہ اسلام ہوئے۔ غرض یہ ہے ہر طرح آفت میں ہے سبحان اللہ کیا قدرت الٰہی ہے کہ اہل باطل کے کلام سے ان پر حجت قائم ہوتی ہے وللہ الحمد تو لازتقلید امام معین کی ضروری ہے اقول افسوس کیا مقام مجبوری ہے یہ دوسری انچھی آپ کو بولنی پڑی جس کے باعث اذیں سو راندہ و ازاں سو ماندہ لا الی ھؤلاء ولا الی ھؤلاء ہوکر رہ گئے۔ اہل تحقیق تو ان قیود باطلہ پر مواخذہ کریں گے جن کا ذکر انشاء اللہ تعالٰی آئندہ کرتا ہوں اور آپ کے طائفہ والے یوں بُری گت بنائیں گے کہ تم نے تقلید شخصی کو کیونکر ضروری کہدیا اگرچہ عوام ہی کے لئے۔ حضرات ذرا سمجھ بوجھ کر متکلمین طائفہ کے لئے جواب سوچ رکھئے جب وہ آپ سے پوچھیں گے قرآن و حدیث میں کہاں آیا ہے کہ عوام مسلمین پر لازم ہے کہ حنفی بنے کوئی شافعی نرہے ہر مذہب والا خاص اپنے ہی امام کی تقلید کرے بھلا مقلد بیچارے تو اپنے ائمہ کو معاذ اللہ اربابًا من دون اللہ بناتے تھے تم تو خدا بن بیٹھے کہ اپنے لئے منصب ایجاب و تحریم مانتے ہو وہ وقت میرے پیش نظر ہے جب کبرا طائفہ اس کلمہ پر بگڑ کر چار طرف سے آپ کو چھیلیں اور آپ نیم گھبراہٹ نیم جھنجلاہٹ ستم کشمکش میں اس قدیمی پناہ کی طرف سمٹیں کہ میں نے تو لوگوں کی خاطر سے یونہیں کہہ دیا تھا۔

www.alahazratnetwork.org

انما نحن مستھزؤن ۔ قولہ ضروری ہے عوام الناس کو اقول عوام الناس سے خواہ جاہلان محض مراد ہوں یا ہر وہ شخص جو منصب اجتہاد نہ رکھتا ہو۔ بہر تقدیر آجکل کے ناخواندہ بھی آپ کے اس حکم میں داخل اور شرط انتظار شرعاً ان پر بھی لازم اب فرمائیے ان کے اس انتظار کے کیا معنی ہیں آیا یہ اگر ہمیں حق تعالیٰ ایسا منصب تمیز و ادراک عطا فرمائے گا کہ ائمہ مجتہدین کے اجتہادات کو پرکھیں اور میزان تنقیح میں تول کر ان کے خطا و صواب پر اطلاع پائیں اس وقت جس مسئلہ میں ہمیں امام کی خطا نظر آئیگی تقلید نہ کریں گے تو یہ امر آپ کے بغیر فرمائے ہر مقلد کو مقبول و مسلم واقعی تقلید کی حاجت اسی وقت تک ہے جبکہ ہم خود وہ لیاقت عظمیٰ نہیں رکھتے۔ قال اللہ تعالیٰ فاسئلوا اھل الذکر ان کنتم لا تعلمون ہمیں اللہ تعالیٰ اس قابل کردے تو کیوں تقلید پر مجبور ہوں مگر کلام اس میں ہے کہ اس منصب کا انتظار اور اسکی امیدواری میں رہنا شیخ چلی کا سا گھر بنانا ہے جب اکابر علمائے محققین کہ تمام عالم ان کا خوشہ چین اور آجکل کے مدعیان اجتہاد میں ان کا کلام سمجھنے تک کی لیاقت نہیں ہمیشہ اپنے آپ کو اس منصب عظیم سے قاصر ٹھہراتے اور عمر بھر ائمہ مجتہدین کا غاشیہ اطاعت دوش ہمت پر اٹھاتے تو ہم کہ اس کے رتبہ تک پہونچنے کے سامان نہیں رکھتے منصب نقد و تنقیح اقوال ائمہ کی امیدواری کس منہ سے کریں ذی العقل آدمی اس بات کی امید کرتا ہے جس کے ظاہری اسباب میسر پاتا ہے ورنہ گدا ئے فاقہ مست کا یہ خیال پکانا کہ میں سلطان ہفت اقلیم ہو جاؤں پکا جنون ہے

www.alahazratnetwork.org

تو کیا جب بھی ہے ایسے مہمل خیالات باندھنا شرعاً کیوں واجب ہونے لگے اور یہی وجہ ہے کہ مقلدین کا ذہن اس طرف نہیں جاتا ورنہ کون نہیں جانتا کہ اہل نقد و اجتہاد کو تقلید محض کی ہرگز حاجت نہیں اور مور ناتواں اگرچہ ہُدہُد سے نہ لپٹے سلیمان تک پہونچنے کی کوئی صورت نہیں پھر اگر مور سے پوچھئے بالفرض تجھے بھی خدائے تعالیٰ پر و قوت کافی عطا فرمائے کیا جب بھی ایسی ہی محتاج ہُدہُد رہیگی یقیناً کہے گی ایسا ہو تو میں خود ایک قسم کی ہُدہُد فرخندہ فال ہوں مگر ہیہات کہاں میں اور کہاں یہ خیال یہی حال مقلد اور مجتہد کا سمجھ لیجئے اور بے منصب نقد و تنقیح جو اس کوچہ میں قدم دھرتے اور اپنی نظر قاصر و فکر فاتر سے اقوال ائمہ کی تغلیط و تخطیہ کا دعوی کرتے ہیں ان کی نظیر وہ برسات کی چیونٹیاں ہیں جنھوں نے ناحق پر نکال کر اپنے آپ کو غذائی زاغ زغن بنایا ؎

ماذا اخاضك یا مغرور فی الخطرِ حتی هلکت فلیت النمل لو تطر

اور یہیں سے ظاہر ہو گیا کہ اس تقدیر پر انتظار مذکور کا واجب کرنا محض بے محل ایجاب و تحریم ابتلاء و تکلیف کے لئے ہے اور یہ اُن باتوں میں متصور ہے جو تقاضائے نفس کے خلاف ہوں بخلاف اس کے کہ جب اس منصب عظیم کو پہونچوں گا مقلد محض نہ رہوں گا کہ یہ تو خود ہر فرد بشر کا مقتضائی طبع ہے دوسرے کا محکوم رہنا ہی نفس پر شاق ہے نہ کہ خود ایک نوع حاکم بننا نظیر اس کی اطاعت اولی الامر ہے کہ شرع نے فرض کی مگر جب تک کسی عاقل نے یہ قید نہ لگائی کہ اس کے ساتھ رعایا پر یہ انتظار و اُمیدواری بھی واجب

www.alahazratnetwork.org

کہ ہم خود بادشاہ ہوگئے تو مطیع نہ رہیں گے یا مجلسِ شوریٰ کے رکن بنے تو رائے وزیر پر جمود نہ کریں گے کہ یہ باتیں تو خود ہر انسان کی طینت میں ہیں شرع واجب کرے یا نہ کرے پھر ایجاب کرکے امرِ حاصل کی طلب یعنی چہ اور بحمد اللہ اس کے ساتھ یہ بھی کھل گیا کہ اس معنی پر تمام عالم میں کوئی مقلد ایسا نہ نکلے گا جسے یہ امر مقبول نہ ہو اور خواہی نخواہی عزم کئے ہو کہ اگرچہ وہ منصب رفیع پاؤں جب بھی تقلیدِ محض سے باہر نہ ہوں گا۔ پھر کوئی صاحب نے تقلید حرام میں جو جمود نکالا وہ ایک مفہوم ہے جس کا مصداق جہاں میں کوئی نہ ہو۔ تو ایسی صورت کو حرام کہنا اپنے ایک ذہنی معنی کو منع کرنا ہے جس کے لئے خارج میں کوئی محل نہیں اور اگر انتظارِ مذکور کے یہ معنی کہ بے حصول مرتبہ تمیز و منصب تنقیح جو کوئی حدیث قولِ امام کے مخالف سن پاؤں گا تو بیشک ممنوع نہ ہرگز ہمیں مسلم کہ شرع ایسی جسارت و جرأت پسند ہے فرمائیے واجب کرنا اور شرط لگانا تو بڑی بات ہے کوئی صاحب اگر سچے ہیں تو قرآن حدیث سے ثابت کریں خدا و رسول نے ہر جاہل و عامی کو کہاں حکم دیا ہے کہ ہلدی کی گرہ پاکر پنساری بن جاؤ ورنہ اتخذوا احبارھم میں داخل ہوگے جانِ برادر فقط ایک آدھ حدیث دیکھ لینے سے کام نہیں چلتا ہزارہا بحارِ زاخرہ و جبالِ شاہقہ ہیں جنہیں قطع کے بعد آدمی ایک مسئلہ میں رائے دے سکتا ہے کہ یہاں حکمِ شرع یہ ہے اول تو سندِ حدیث و اقوالِ رجال اور ان کے حق میں علماء کے اقوال سے تفتیشِ تام پھر باہم ترجیح جرح و تعدیل کے مواقع مختلفہ پر اطلاع تام پھر بحالت عنعنہ معرفت مدلسین

www.alahazratnetwork.org

کا کامل اہتمام خصوصاً وہ جن کی نسبت معلوم کہ ضعفا و مجروحین سے تدلیس کرتے جیسے بقیہ بن ابو اسید کما صرح بہ العلماء الکرام اسی طرح اہل اختلاط کی معرفت اور یہ کہ کس نے اس سے قبل اختلاط اخذ کیا اور کس نے بعد الی غیر ذٰلک من الامور العظام۔ ثانیاً حدیث کے طرق و متابعات کا تتبع و استقراء کہ شذوذ و نکات و اضطراب سند یا متن پر وقوف حاصل ہو۔ ثالثاً علل خفیہ سے بحث غامض جس پر صدہا سال سے اب کوئی قادر نظر نہیں آتا یہاں تک کہ متاخرین سے اکابر محدثین و اعاظم ناقدین کا منتہائی مبلغ صرف تصحیح اسناد ہے اگر وہ صحیح کہیں بھی تو اس کے معنے صرف اس قدر کہ اسناد صحیح خیر ان سب مدارج کو قدم راسخ سے طے کرے تو صحت حدیث پر حکم کر سکتا ہے اب ماورائے صحاح میں تو ان امور کی ضرورت ظاہر رہیں وہ ان میں سنن نسائی و ابن ماجہ بیشک نقد و تنقیح کی محتاج کہ وہ نہ تصریحاً ترمذی کی طرح بحث کریں نہ ان سے ابو داؤد کی طرح نص منقول ہے کہ ہمارا سکوت علیہ صالح ہے معہذا تجربہ شاہد کہ ان میں بہت احادیث ضعیفہ بھی ہیں خصوصاً سنن ابن ماجہ تو فقط ان کی روایت علامت صحت نہیں ترمذی اگرچہ بحث کر جاتے ہیں مگر علمائے ناقدین نے تصحیح و تحسین میں انھیں تساہل کی طرف منسوب کیا اور بہت تصحیحوں بلکہ تحسینوں میں ان پر انتقاد فرمایا تو محقق کو وہاں بھی حاجت بحث باقی سکوت ابوداؤد اگرچہ ان کی تصریح سے امارت صلاح ہے مگر عند التحقیق اس سے صرف صالح احتجاج مراد نہیں بلکہ صالح اعتبار کو

www.alahazratnetwork.org

بھی شامل کما صرح بہ الامام العلامۃ ابن حجر العسقلانی تو اُن کا سکوت صحیح وحسن پر مقتصر نہ ہوا بلکہ ضعیف غیر باطل اس میں داخل وہ خود اپنے رسالہ میں کہ اہلِ مکہ کو لکھا فرماتے ہیں فما کان من حدیث فیہ وھن شدید فقد بینتہ' صاف ظاہر ہوا کہ صرف بیان ضعف شدید کا التزام ہے اور خود امتحان ہی گواہ ان کے مسکوت علیہ میں ضعاف موجود تو یہاں بھی نقد و تنقیح سے غنا مفقود افراد مسلم میں بھی بعض احادیث متکلم فیہا ہیں کما نص علیہ النقاد منھم لحافظ السیوطی رہ گئی صحیح بخاری اس میں صحت تعالیق کا خود التزام نہیں یونہیں متابعات میں تساہل اہل حدیث کا داب قدیم تو صرف بخاری کے اصول مسندہ میں بحث و تفتیش کی حاجت نہ پڑی سو وہ بھی انصاف یہ ہے کہ اپنی تنقیح سے کام نہ لیجئے تو رہی تقلید کی تقلید ہی ائمہ مجتہدین کی نہ سہی امام بخاری کی سہی کہ صرف ان کے اعتبار پر صحت مان لی . غیرت بے قیدی کے تو یہ معنی ہیں کہ اگر قال ابوحنیفۃ وقال الشافعی پر کھ رہے ہو تو اخرج البخاری و روی مسلم کو بھی چھانو اور ما بعد کے قعر لقنطرہ کہنے والے خود ان صاحبوں کی تقلید جامد کئے ہوئے ہیں اُن سے استاد اور ایک درجہ متنزل کر مقلد محض کی تقلید محض بہرحال جب مدارج حدیثی سطے کر چکے اب معارج فقہی کی طرف چلے وجوہ احتجاج وطرق تعلیل معانی اور دلالت و اقسام نظم و انواع معنی و صور تعارض و اسباب ترجیح و مسالک تطبیق پھر ان سب میں ائمہ و علماء کے اختلافات کثیرہ الدہ ہر جگہ قول راجح کی تنقیح و تنقید ان سب

www.alahazratnetwork.org

وادیوں کو نظر صائب وفکر ثاقب سے قطع کرے لاکھوں مخصص ہوتے ہیں۔ ہزاروں مطلق مقید ہوتے ہیں صدہا ظاہر مؤول ہوتے بہت مورد پر مقتصر رہتے ہیں وامثلۃ ذٰلک شائعۃ ذائعۃ کبھی بلحاظ سائل حکم صادر ہوتا ہے۔ کمافی حدیث قبلۃ الصائم بعض قیود محض منظور تحقیق ہیں۔ کمافی قولہ اضعافا مضاعفۃ گاہے بے قصد تشریع مجرد اخبار مراد ہوتا ہے۔ کمافی حدیث علیک السلام تحیۃ الموتی اور ان کے سوا صدہا معارک مرد آزما و مہالک جانفرسا ہیں یا ہا اہل نقد و اجتہاد کے سوا کون ہے کہ ان حقائق دقیقہ و دقائق عمیقہ پر اطلاع پائے اور ان تنگ و تاریک دشوار گذار گھاٹیوں سے سلامت گذر جائے۔ ناواقف کہ اس منصب رفیع تک نہ پہونچا اگرچہ اپنے آپ کو عالم متبحر جانے جب قدم دھرے گا منہ کے بل گرے گا ایسے ہی لوگوں کو حدیث میں فرمایا افتوا بغیر علم فضلوا واضلوا بے علم فتوٰی دیا خود بہکے اور اوروں کو بہکایا اخرجہ احمد والدارمی والبخاری ومسلم والترمذی وابن ماجہ عن عبداللہ بن عمرو رضی اللہ تعالٰی عنہما اور اسی لئے حدیث میں آیا من قال فی القراٰن برأیہ فاصاب فقد اخطاء جس نے قرآن میں اپنی رائے سے کہا اور اس کا کلام ٹھیک بھی پڑا جب بھی خطا کی اخرجہ ابوداؤد والترمذی والنسائی عن جندب بن عبداللہ البجلی رضی اللہ تعالٰی عنہ۔ ایسے ہی محل پر حدیث میں ارشاد ہوا اذا وسد الامر الی غیر اھلہ فانتظر الساعۃ جب کام نا اہل کے سپرد ہو قیامت کا راستہ دیکھ اخرجہ البخاری عن ابی ہریرۃ رضی اللہ تعالٰی عنہ۔

www.alahazratnetwork.org

تو ثابت ہوا کہ جو لوگ ایک آدھ حدیث دیکھ کر اپنے ناقص علم قاصر فکر فاتر رائے سے کچھ مفاد ٹھیرا کر عمل بالحدیث کا نام لیتے۔ اور ارشادات عالیہ ائمہ مجتہدین وامینان شرع وارکان دین کو پیٹھ دیتے ہیں۔ وہ حقیقتاً حدیث کا خلاف کرتے اور راہ ضلال واضلال میں قدم دھرتے ہیں بخلاف مقلدین کہ خدا نے انھیں جہل بسیط پر آگاہ فرما کر جہل مرکب سے خلاص دیا اور انھوں نے دین متین کے محکم ستونوں سے کسی ستون کو مضبوط تھام لیا ان کا قال ابو حنیفۃ وقال الشافعی پر عمل کرنا حقیقتاً قال اللہ تعالیٰ وقال الرسول کا متبع ہونا ہے (جل جلالہ وصلی اللہ علیہ وسلم) کہ ان کے خدا جل وعلا نے انھیں فرما دیا تھا۔ فاسئلوا اھل الذکر ان کنتم لا تعلمون اور ان کے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے انھیں ارشاد کیا تھا الا سئالوا اذ لم یعلموا فانما شفاء العی السوال کیوں نہ پوچھا جب نہ جانتے تھے کہ نہ جاننے کی دوا تو پوچھنا ہی ہے اخرجہ ابوداؤد وعن جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما جان برادر اگر فقط حدیث سن پانا یا کسی کتاب میں دیکھ لینا کفایت کرتا تو سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم حدیث مشہور میں کیوں ارشاد فرماتے نضر اللہ عبدا سمع مقالتی فحفظھا ووعاھا واداھا اللہ تعالیٰ اس بندے کو سرسبز کرے جس نے میری حدیث سن کر یاد کی اور دل میں رکھی

اور ٹھیک ٹھیک اوروں کو پہنچا دی فرب حامل فقہ غیر فقیہ کہ بہتیروں کو حدیث یاد ہوتی ہے مگر فہم فقہ کی لیاقت نہیں رکھتے ورب حامل فقہ الی من ھو افقہ منہ اور بہترے اگرچہ لیاقت رکھتے ہیں

www.alahazratnetwork.org

پر دوسرے اُن سے زیادہ فہیم فقیہہ ہوتے ہیں۔ اخرجہ الشافعی واحمد وابوداؤد والترمذی وصححہ ابن ماجۃ والضیاء والبیھقی فی المدخل عن زید بن ثابت والدارمی جبیر بن مطعم ونحوہ احمد والترمذی وابن حبان باسناد صحیح عن ابی مسعود والدارمی عن ابی الدرداء رضی اللہ تعالٰی عنھم۔ عزیزا زجان اگر مجرد حدیث پر اطلاع کافی ہوتی تو ہزاروں لاکھوں محدثین گزرے سب مجتہد ہوتے حالانکہ اکثر ان کے مقلدین تھے حتی کہ امام تاج الدین سبکی نے رئیس المحدثین امام بخاری کو بھی شافعیہ میں گنا امام سلیمٰن اعمش کہ تمام اصحاب صحاح ستہ وغیرہم محدثین کے اساتذہ میں ہیں حدیث میں ان کا پایہ جتنا بلند تھا محتاج بیان نہیں باوصف اس کے امام ابوحنیفہ سے کہا کرتے تھے ہم عطار ہیں اور تم طبیب یعنی ہم میں حدیثیں محفوظ ہیں مگر ان کے استدلال کا طریقہ تم جانتے ہو جیسے عطار کے پاس دوائیں ہوتی ہیں اور ان کے استعمال کا طور طبیب جانتا ہے الحق جو منصب نقد و تمیز تک نہ پہونچا ہو اس کا برخلاف امام مجتہد حدیث سے تمسک ایسا ہی ہے جیسے جاہل مریض قرابادین دیکھکر خود اپنا علاج کرے قریب ہے کہ ہلاک ہو جائے گا اسی لئے صحیح حدیث میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو فن طب کا ماہر نہ ہو اور علاج کرے وہ ضامن ہے یعنی اس کے معالجہ سے کسی کو نقصان پہونچا تو اس کا تاوان اس پر آئے گا اب چاہے وہ اپنی رائے سے نسخہ ایجاد نہ کرے بلکہ حذاق ماہرین کی کتابوں میں لکھے ہوئے نسخے کام میں لائے کہ فقط لکھا دیکھنا کیا کام دیتا ہے جبتک محل ومرجع

www.alahazratnetwork.org

وعلل واسباب وشرائط وموانع وموسم وعمر ومزاج وحال وغیرہا پر
اطلاع کامل نہ ہو اخرج ابو داؤد والنسائی وابن ماجہ والحاکم عن عبداللہ
بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہما قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من
تطبب ولم یعلم منہ طب فھو ضامن ۔ اس لئے امام اجل سفیان
بن عیینہ کہ امام شافعی و امام احمد کے استاذ اور امام بخاری و امام مسلم
کے استاذ الاستاذ اور اجلۂ علمائے محدثین و فقہائے مجتہدین و متبع
تابعین سے ہیں رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین ارشاد فرماتے ہیں ۔ الحدیث
مضلۃ الا للفقہاء ۔ حدیث سخت گمراہ کرنے والی ہے مگر مجتہدوں کو علامہ
ابن الحاج مکی مدخل میں فرماتے ہیں ۔ یرید ان غیرھم قد یحمل الشئ
علی ظاہرہ ولہ تاویل من حدیث غیرہ او دلیل یخفی علیہ
او متروک اوجب ترکہ غیر شئ مما لا یقوم بہ الا من استبحر
و تفقہ ۔ یعنی امام سفیان کی مراد یہ ہے کہ غیر مجتہد کبھی ظاہر حدیث سے جو معنی
سمجھ میں آتے ہیں ان پر جم جاتا ہے حالانکہ دوسری حدیث سے ثابت ہوتا
ہے کہ یہاں مراد کچھ اور ہے یا وہاں کوئی اور دلیل ہے جس پر اس شخص کو اطلاع
نہیں یا چند اسباب ایسے ہیں جن کی وجہ سے اس پر عمل نہ کیا جائے گا ان
باتوں پر قدرت نہیں پاتا مگر وہ جو دریائے علم ہوا اور منصب اجتہاد تک
پہونچا یہی وجہ ہے کہ امام شیخ الاسلام زکریا انصاری فرماتے ہیں ایاکم
ان تبادروا الی الانکار علی قول مجتہد او تخطیتہ الا بعد
احاطتکم بادلۃ الشریعۃ کلہا و معرفتکم بجمیع لغات العرب

www.alahazratnetwork.org

التی احطوت علیها الشریعۃ ومعرفتکم بمعانیها وطرقها فاذا احطتوبها کما ذکرنا ولم تجدوا ذلک الامر الذی انکرتموہ فیها فحو نکم الانکار والخیرہ لکم والی ذکوبذلک۔

یعنی خبردار امام مجتہد کے قول پر انکار یا اُس کے تخطیہ کی طرف مبادرت نہ کرنا جب تک تمام دلائل شرع پر احاطہ اور لغات عرب اور ان کے معانی طرق کی معرفت حاصل نہ کرلو ہاں جب یہ احاطہ مِل جائے اوس وقت کوئی قول مجتہد دلیل سے خالی پاؤ تو انکار کا اختیار رکھتے ہو مگر حاشا کہاں تم اور کہاں یہ احاطہ۔ پس بحمد اللہ کالشمس علی نصف النہار واضح ہوگیا کہ غیر صالحان نقد و اجتہاد کا خلاف امام حدیث پر عمل حدیث پر عمل نہیں اپنی رائے ناقص پر عمل ہے جس کا حاصل صرف اس قدر کہ امام مجتہد کی سمجھ قرآن وحدیث سے وہ حکم آیا اور ہماری سمجھ میں اوس کا خلاف ہے پھر کون سی شریعت کا حکم ہے کتاب وسنت سے جو حکم الٰہی ابو حنیفہ اور شافعی سمجھے وہ نہ مانو اور جو تم سمجھے اُسے حق جانو ؏

بیں تفاوت رہ از کجا است تا بکجا

اور اگر یہ دعویٰ کیجئے کہ ہم بھی منصب نقد و تنقیح رکھتے ہیں جیسے امام ابوحنیفہ کے دربار میں امام ابو یوسف امام محمد امام زفر امام عبداللہ بن مبارک یا امام مالک کے سرکار میں امام صبغہ امام ابن القاسم یا امام شافعی کے حضور میں امام مزنی امام ربیع رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین تو بے شک یہ وہ داءِ عضال ہے جس کا علاج نہیں سبحان اللہ علما تو علما اکابر فضلاء نے محققین مثل علامہ

www.alahazratnetwork.org

قاسم و علامہ عبداللہ بن الشحنہ و علامہ زین بن نجیم و علامہ علائے دمشقی رحمہم اللہ تعالٰی کی نسبت تصریحیں کریں انھیں منصب ترجیح بھی حاصل نہ تھا اور آجکل کے مدعیان خامکار نقد و تنقیح اقوال مجتہدین کا ادعا کریں انہا لاتعمی الابصار ولکن تعمی القلوب التی فی الصدور امام اجل خاتم الحفاظ ابوالفضل جلال الملۃ والدین سیوطی قدس سرہ العزیز کا قصہ کسے نہیں معلوم کہ اس منصب کا دعوٰی فرماکر علمائے مصر کے دس سوالوں متعلق بمنصب ترجیح کا بھی جواب نہ دے سکے ان سے زیادہ جلالت وعظمت والے اگر خلاف کچھ کہنا چاہتے ہیں ڈرتے کانپتے یوں فرماتے ہیں۔ لو کان الیّ من الامر شیئ لقلت کذا۔ اگر مجھے کچھ اختیار ہوتا تو میں یوں کہتا۔ لہٰذا دعوٰی سہل ہے اور اثبات پہاڑ بھلا اوس منصب رفیع کا ادا کردینا تو کالمحال ہے میں یقین کرتا ہوں اگر ان مدعیوں سے دس مسئلے یوں ہی پوچھے جائیں کہ اپنی رائے کی مصیبت نہ اٹھایئے جو تحقیق فضلا و کرگئے اسی کے مطابق لکھ دکھائیے انشاء اللہ تعالٰی آدھے سے زائد غلط لکھیں گے۔ سبحان اللہ جب ان کا کلام نہ سمجھیں اور ان کا فرمایا ہوا ٹھیک طور پر ادا نہ کرسکیں تو اتنا اونچا اوڑنا دیکھا چاہیئے ابھی چند روز کی بات ہے کہ مجتہد دہلی مولوی نذیر حسین صاحب نے دودھ کے چچا کو بھتیجی حلال ہونے پر مہر کردی جب ایسے بدیہی مسائل میں یہ ٹھوکریں کھائیں تو آئندہ کی ہمت معلوم پھر جب بعض احباب فقیر نے مواخذہ کیا تو دوسرا فتوٰی لکھکر بھیجا اور اس میں تصریح فرمائی کہ اگلی مہر فلاں مولوی صاحب مرادآبادی کے اعتماد پر کردی

www.alahazratnetwork.org

تھی انا للہ وانا الیہ راجعون یا تو ابوحنیفہ و شافعی کی تقلید حرام یا آجکل کے بعض مولویوں پر اعتماد تام ولاحول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم اس واقعہ اور اس کی امثال کی بعض تفصیل رسالہ سیف المصطفٰی علی ادیان الافتراء میں مذکور ہوئی واللہ الہادی یہ حقیقت تو آجکل کے مدعیان اجتہاد کی ہے اب ان سے گزرے ان کا حال پوچھے جنھیں یہ مجتہدان آسمان ششم بھی عوام کہتے ہیں ان پر جو کوئی صاحب فرض کرتے ہیں کہ حدیث صحیح پائیں اور اس سے خطائے امام واضح ہو جائے فوراً قول امام چھوڑ دیں بھلا وہ بیچارے یہ بھی نہیں جانتے کہ صحیح و ضعیف کہتے کسے ہیں اور مخالفت و موافقت کیونکر ہوتی ہے تو اس پر انھیں مکلف کرنا محض تکلیف مالا یطاق ہے ہاں یوں کہیئے کہ جس مسئلہ میں ہماری زبان سے سن لیں کہ یہاں قول امام حدیث صحیح کے خلاف ہے وہاں اُن پر فرض کہ قول امام چھوڑ دیں سبحان اللہ وہ آپ کا کہا مانیں تو بالبداہۃ معلوم کہ فقط آپ کے اعتبار پر مانیں گے اور یہی معنے تقلید کے ہیں تو حاشا للہ یہ حدیث کے مقابل قول امام چھوڑنا کب ہوا بلکہ دہلوی و کولی کی رائے کے آگے ارشاد ائمہ سے منہ موڑنا پھر اتنی ہیر پھیر کی کیا ضرورت ہے چادر جبّہ ایک بار پھینک کر کھلم کھلا کیوں نہیں کہتے کہ خدا فرض کرتا ہے جب کولی اور دہلوی ابوحنیفہ کے خلاف پر ہوں تو ابوحنیفہ و شافعی کی ہرگز نہ سنو دہلوی کولی کے مقلد بنو انا للہ وانا الیہ راجعون مسلمانوں نے دیکھا کہ ان صاحبوں کی باتوں میں کیا کیا تہیں ہوتی ہیں مگر واقفان راز سے چھپنا دشوار ؎

منجانب

www.alahazratnetwork.org

بہر رنگیکہ خواہی جامہ می پوش من انداز قدرت را می شناسم

اور یہیں سے ظاہر ہوگیا کہ عوام الناس سے اگر صرف جاہلان محض مراد ہوتو وجوب تقلید کی اُن سے تخصیص محض باطل اور ماورائے اہل نقد مقصود تو بلفظ عوام الناس تعبیر کرنا عوام الناس کو دھوکا دینا کہ اُن کے سامنے خود بے قید بند ہونے کی گنجایش رہے ولاحول ولاقوۃ الا باللہ العلی العظیم۔ قولہ امام معصوم نہیں اقول مگر شاید دہلوی وکیل معصوم ہیں کہ یہ جس مسئلہ کو مخالف حدیث بتائیں عوام پر ترک مسئلہ ضروری ہوجائے قولہ۔ شاید اس سے خطا بھی ہوئی ہو۔ اقول شاید دہلوی وکیل سے نہیں ہوسکتی کہ جو حکم حدیث سے یہ بتائیں خواہ مخواہ ٹھیک ہو ائمہ نے دلائل شرعیہ سے جو ثابت فرمایا صحیح نہ تھا۔ قولہ صحیح بسند صالح اقول معلوم شد بالمندگی تم مباحث دقیقہ وغوامض انیقہ سند و متن و نظم و معنی کو ضرور طے کرو گے جب اتنا نہیں جانتے کہ بعد صحیح کہنے کے ذکر سند کی کیا حاجت کہ وہ نظافت سند مع شئی زائد کا نام ہے پھر ذکر بھی اس لفظ سے اُس درجہ صحت میں متعین نہ رکھا کہ صالح اصطلاح محدثین میں ضعیف غیر ساقط کو بھی شامل اور اُس کا درجہ حسن سے نازل قولہ اس قسم کی تقلید سلف سے ثابت ہے اقول اگر سلف سے اصحاب تمیز وادراک ونقد وتنقیح مراد جن کے بعض اسمائے طیبہ سابقہ گذرے تو بیشک وہ اس کے لائق تھے اور اگر ان کے غیر مراد تو محض ممنوع اور ادعائے حصر کذب صریح وقطعاً مدفوع کوئی صاحب اگر سچے ہیں تو ثابت کر دکھائیں کہ علمائے قسم دوم سے کتنے معتمدین نے

www.alahazratnetwork.org

حدیث پاکر قول امام چھوڑنے پر تنصیص کی ہے یہاں تو ائمہ نے علمائے اصحاب ترجیح وفتویٰ اپنی نسبت لکھتے ہیں۔ اما نحن فعلینا اتباع ما رجحوہ وما صححوہ کما لو افتونا فی حیاتھم یعنی رہے ہم پر تو یہی لازم کہ جو کچھ وہ ترجیح وتصحیح کر گئے اسی کا اتباع کریں جیسے اگر وہ ہمیں اپنی حیات میں فتوے دیتے ہیں علمائے حنفیہ سے تو اس طائفہ جدیدہ کو عداوت قدیمہ ہے مگر شافعیہ کا ارشاد دیکھئے۔ امام غزالی امام الحرمین امام ابن السمعانی امام کیا ہراسی اپنے تلامذہ سے فرماتے۔ یجب علیکم التقلید بمذہب امامکم الشافعی ولا عذر لکم عند اللہ تعالیٰ فی العدول عنہ تم پر واجب ہے کہ خاص اپنے امام شافعی کے مذہب پر پابند رہو اس سے عدول کیا تو اللہ تعالیٰ کے حضور تمہارے لئے کوئی عذر نہ ہوگا۔ امام شیخ الاسلام زکریا کا فرمانا ابھی سن چکے کہ جب تک دلائل شرع وغیرہا امور پر احاطہ تام ومعرفت کافیہ نہ ہو ہرگز قول مجتہد پر انکار نہ کرو اور یہ بھی فرمایا کہ کہاں تم اور کہاں وہ احاطہ۔ قولہ اگر امام معین کی تقلید کو فرض سمجھے الخ اقول اول تو کوئی قائل افتراض نہیں اور لفظ فرض بمعنی وجوب شائع الاستعمال۔ اور بالفرض کوئی عامی فرض کہے بھی ہو تو اسے حرمت تقلید میں کیا دخل تم خود مانتے ہو کہ عوام پر تقلید امام معین ضروری اور ضروری کا ادنیٰ درجہ وجوب اور بہت عوام فرض وواجب کا فرق نہیں جانتے پھر اگر کسی نے اپنی غلطی سے واجب کو فرض کہا تو اس سے وہ فعل کہ شرع نے اس پر واجب کیا تھا کیوں حرام ہو گیا اسکی بیجا سمجھ پر اعتراض ہوگا

www.alahazratnetwork.org

نکہ واجب شرعی حرام ہو جائے۔ سبحان اللہ ان مجتہد صاحبوں کی سمجھ تو دیکھئے قولہ قیاس امام قطعی صواب ہے اور اس میں مظنہ خطا نہیں اقول یہ بھی کسی کا عقیدہ نہیں قولہ اگر حدیث امام کے قیاس کے خلاف ملیگی الخ اقول یہ جاننا دو حال پر موقوف ہے اول حدیث کی سند اور ثبوت صحت پھر اس کے نظم و معنی کی معرفت اس سے اقوی کیا کسی سبب ترجیح سے اس پر مرجح موجود نہیں صرف قیاس ہی ہے اس پر تم کیا دلیل قائم کر سکتے ہو صرف اتنا بتانا سبحان اللہ تم کیا اور تمہارا بتانا کیا ہمیں اگر امام کے موافق حدیث نہ ملے اس سے یہ کیونکر لازم آیا کہ امام کو بھی نہ ملی تھی آجکل کس کا علم ائمہ کے مثل ہے خصوصاً امام الائمہ امام ابو حنیفہ کہ تابعی ہیں اور زمانہ رسالت سے نہایت قرب رکھتے ہیں اولاً ہر ذی علم جانتا ہے کہ لاکھوں حدیثیں علماء اپنے سینوں میں لے گئے امام بخاری کو چھ لاکھ حدیثیں حفظ یاد تھیں منجملہ ان کے ایک لاکھ صحیح اور امام مسلم کو تین لاکھ حفظ تھیں اور صحیحین میں صرف چند ہزار ہیں) امام احمد کو دس لاکھ محفوظ تھیں مسند میں صرف تیس ہزار ہیں امام مالک نے ایک لاکھ حدیث سے اپنی موطا کو استخراج فرمایا جس میں فقط پانسو یا سات سو حدیثیں ہیں اگر مدونات میں حدیث موافق امام نہ ملی تو لاکھوں جو تدوین سے رہ گئیں ان کا پتہ کیونکر چلے ثانیاً جو کتابیں ائمہ محدثین جمع فرما گئے ان میں کتنی باقی ہیں صدہا کا صرف نام ہی نام باقی ہے یہاں تک کہ حاکم صاحب مستدرک باوجود اس قدر قرب زمان کے بعض تصانیف امام کو معدوم بتاتے ہیں بہت تصانیف

www.alahazratnetwork.org

بخاری وغیرہ کا کہیں نشان نہیں امام مالک رحمہ اللہ تعالیٰ کے زمانے میں بہت علمائے مدینہ منورہ نے موطائیں لکھیں صدہا سال سے سوا موطا امام کے کسی کا نام تک نہیں مگر موطائے ابن ابی ذئب مدنی ثالثاً جواب باقی ہیں اُن میں کتنی ان دیار میں ملتی ہیں۔ رابعاً جو میسر ہیں ان میں کہاں تک آپ کی نظر ہے اتنی بصارت اور ایسا دعویٰ۔ اگر دس باتیں پوچھی جائیں جن کی حدیثیں انھیں کتابوں میں موجود ہیں یقین کرتا ہوں کوئی صاحب اکثر کا پتہ نہ دے سکیں گے۔ نہ مانیں تو امتحان کرادیں پھر یہی ہلدی کی گرہ پر پنساری بننا ولاحول ولاقوۃ الا باللہ العلی العظیم قولہ قیاس کو نہ چھوڑوں گا اور حدیث کو رد کروں گا۔ اقول معاذ اللہ کیسا رد اور کس کا ترک۔ وجہ تقلید ہمارا قصور اور امام کا کمال ہے جس طرح قرآن عظیم باآنکہ تفصیل کل شئ اگر نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم بیان نہ فرماتے۔ مجتہد ہرگز نہ سمجھتے جیسا آیۂ کریمہ لتبین لهم و یعلمهم الکتاب وغیرہا اس پر دلیل ہیں حدیث اگرچہ کافی و شافی مگر اس کی سمجھ مجتہدین ہی کو ملی ہے۔ ہم قادر نہیں چادر سے زیادہ پاؤں کیونکر پھیلائیں۔ آخر امام سفیٰن کا ارشاد سنا کہ حدیث غیر مجتہد کو گمراہ کرتی ہے۔ جیسے قرآن کہ عین ہدایت ہے اور بہتیروں کو گمراہ کرنے والا ہاں ایسے ہی عمل بالحدیث کا دعویٰ انھیں تھا جنھیں حدیث میں یقولون بقول خیر البریه فرما کر ارشاد کیا یمرقون من الدین کما یمرق السهم من الرمیه دین سے نکل جائیں گے جیسے تیر نشانے سے۔ قولہ ایسی تقلید حرام ہے ایسے

[illegible]

www.alahazratnetwork.org

ہی قولہ نہ امام نے اُس کو جائز رکھا۔ اقول ہم بیان کر چکے ہیں کہ یہ مفہوم ہے جس کا مصداق عالم میں نہیں پھر خدا جانے تم کس خیالی تصویر کو حرام کہہ رہے ہو قولہ علمائے امت نے ایسے لوگوں کو الخ اقول استغفر اللہ آیت میں یہود عنود پر تشنیع ہے جن کے پیشوا احکام الٰہیہ کو بدل ڈالتے ہیں اور آیات کتاب اللہ چھپا کر اُن کے خلاف احکام نکالتے ہیں اور یہ اشقیا کلام الٰہی کو پس پشت ڈال کر ان کے نئے قانون پر عمل کرتے عیاذًا باللہ اب بھی جو ایسا کرے اس بات کا مصداق ہے نہ کہ معاذ اللہ ائمہ و مقلدان ائمہ کہ لا واللہ ائمہ کرام کوئی حرف اپنی طرف سے نہیں کہتے۔ جو کچھ فرمایا شرع سے فرمایا وہ حاکم نہیں مظہر احکام الٰہیہ ہیں تو اُن کے ارشاد پر چلنا بعینہ حکم خدا پر چلنا ہے۔ اور اہل تقلید خاص حکم قرآن کا اتباع کر کے اُن کی تقلید کرتے ہیں قال اللہ تعالیٰ فاسئلوا اھل الذکر ان کنتم لا تعلمون۔ بدمذہبوں کا داب قدیم ہے جو آیتیں کافروں مشرکوں کے بارے میں صادر ہوئیں اُنھیں بزور زبان وزور وبہتان مسلمان پر ڈھالتے ہیں مجمع البحار میں زیر حدیث یقولون بقول خیر البریہ لکھا۔

کان ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنھما یری الخوارج شرار الخلق لانھم انطلقوا الی اٰیات نزلت فی الکفار فجعلوھا علی المؤمنین

عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما خارجیوں کو بدترین خلق جانتے ہیں کہ انھوں نے وہ آیتیں جو کافروں کے حق میں اُتریں اُٹھا کر مسلمانوں پر رکھدیں پھر خود کہا واشرھم من یجعل اٰیات فی شراد الیھود علی علماء

www.alahazratnetwork.org

الامۃ المعصومۃ المرحومۃ طہر اللہ الارض رجسہم ان خارجیوں سے بدتر وہ ہیں جو شریر یہودیوں میں اُتری آیتوں کو علمائے امت مرحومہ پر ڈھالتے ہیں اللہ تعالیٰ زمین کو ان کی گندگی سے پاک کرے۔ قولہ کوئی شخص رسالت میں ان کا شریک نہیں اقول سبحان اللہ اللہ کے سب رسول برحق ہیں۔ لانفرق بین احد من رسلہ اور اگر یہ مراد کہ جب سے حضور پُر نور صلی اللہ علیہ وسلم مبعوث ہوئے اس وقت کے لوگوں سے قیامت تک جتنے پیدا ہوں گے کوئی حضور کا شریک رسالت نہیں کہ نبوت حضور پر ختم ہوئی تو یہ بیشک ہم اہل حق کا محض ایمان مگر ایسے اُن پیشوایان غیر مقلدین کو سنائیے جو طبقات زیرین میں چھ مثل کے قائل ہوئے تھے۔ قولہ قیاس کو بمقابلہ نص کے واجب العمل الخ اقول ان سب خرافات کا رد ہو چکا قولہ ایسی تقلید سے اللہ بچائے اقول اللہ تعالیٰ ایسی تقلید سے محفوظ رکھے کہ بے حصول منصب نقد و تمیز فقط اپنی رائے ناقص کے اتباع یا مجتہد دہلوی خواہ کوئی مولوی کے بہکائے سے ائمہ مجتہدین کے ارشادوں کو پس پشت ڈالیں اور خود آسمان ششم کے مجتہد یا طبقہ زیرین زمین کے مجدد بننے کی راہ نکالیں۔ یہ اجمالی کلام ہے کہ قلم برداشتہ حاضر کیا گیا ورنہ تدقیق و تحقیق کی شان اور ہے ؎

در بند آں مباش کہ مضمون نماندہ است

صد سال میتواں سخن از زلف یار گفت

واللہ سبحانہ وتعالیٰ اعلم وعلمہ جل مجدہ اتم واحکم وصلی اللہ تعالیٰ علی سیدنا ومولٰنا محمد وآلہٖ وصحبہٖ و

www.alahazratnetwork.org

مجتہدی شریعتہ و علماء ملتہ و مقلدیھم باحسان وبارک وسلم آمین ۲۵ شعبان ۱۳۳۵ھ ہجریہ علی صاحبہا الصلوٰۃ والتحیۃ آمین۔

کتبہ عبدہ المذنب احمد رضا البریلوی عفی عنہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم